Uks - A Research, Resource & Publication Centre on Women and Media
آواز
VOICE & ACCOUNTABILITY PROGRAMME

عورت، قانون اور تحفّظ

www.uksresearch.com

"میڈیا کے لیے صنفی حساسیت پر مبنی ایک رضا کارانہ ضابطہ اخلاق" سے اقتباس کی گئیں ضروری اقدامات:

- صنفی بنیادوں پر تشدد کے واقعات میں خواتین یا لڑکیوں کی شناخت نہ کی جائے۔
- اشاعتی اور برقی ذرائع ابلاغ کو چاہیئے کہ بچ جانے والی/ ذیاتی کا نشانہ بننے والی خواتین اور لڑکیوں کی کہانیوں کو سنسنی خیز انداز میں پیش نہ کرے۔
- ٹیلی ویژن چینلز کو چاہیے کہ کرائم شوز میں جرائم کی واردات کو ڈرامے کی صورت میں نقل کر کے نہ پیش کیا کریں۔ خاص کر صنفی بنیادوں پر ہونے والے تشدد کے واقعات میں۔
- خواتین اور لڑکیوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کو وسیع تر پیانے پر نمایاں کرنے کی اشد ضرورت ہے۔
- میڈیا کو حساس اور متنازعہ صنفی مسائل کی رپورٹنگ کا حق ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لیئے توہین آمیز یا فیصلہ کن الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جائے۔
- میڈیا کو صنفی حساسیت پر مبنی کچھ اصول وضع کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ کوئی بھی خبر نشر کرنے سے پہلے اس کی اہمیت کا تعین کر لیں۔ اور اس پر ذرائع ابلاغ کا ہر ادارہ خود فیصلہ کرے کہ اسے نشر کیا جائے یا نہیں۔
- صنفی تشدد اور جنسی زیادتی، تیزاب پھینکنے، اغوا اور اسی طرز کے واقعات کی خبر سازی کے دوران خاتون کی ازدواجی حیثیت، بچوں کے نام، جنس، تعداد بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔
- صنفی طور پر غیر حساس اور توہین آمیز الفاظ کی فہرست بنا کر انہیں ختم کرنا چاہیے اس کی جگہ صنفی طور پر حساس اور مہذب الفاظ استعمال کیے جانے چاہئیں۔
- جرائم کی کہانیوں کو منظر عام پر لانا اور ان پر تفصیلی روشنی ڈالنا ضروری ہے. جیسے کہ صنفی تشدد کے واقعات کو نمایاں کرنا۔

تشدد سے متاثرہ خواتین کی مدد کرنے والے افراد/ تنظیم کے لئے ضروری ہدایات

تشدد سے متاثرہ خواتین کو خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ تشدد سے متاثرہ خواتین کو اپنے مسائل کھل کر بااعتماد طریقے سے بیان کرنے کے لئے مدد کرنے والے افراد کو واضح حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

- **کہانی سنیں:**

خواتین کی کہانی بہت توجہ اور انہماک سے سنیں۔ انھیں اس بات کا احساس دلائیں کہ آپ خلوص دل سے اُن کی بات نہ صرف سن رہے ہیں بلکہ یہ بات آپکے لئے اہم بھی ہے۔ عام طور پر متاثرہ خواتین اپنا دکھ بتانے سے صرف اس لئے کتراتی ہیں کیونکہ وہ یہ سوچتی ہیں کہ اس کی کہانی کو کوئی کیوں سنے گا؟

- **یقین کریں:**

انہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اُس کا دکھ کیا ہے؟ خاص کر کے جب اُس پر جنسی تشدد/ زیادتی ہوئی ہو۔ ان کے لئے سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ کیا لوگ ان کی بات پر یقین بھی کریں گے یا نہیں اور اسی ڈر کی وجہ سے وہ چپ رہتی ہیں۔

- **پوچھیں آپ کس طرح مدد کر سکتے ہیں:**

یہ جاننے کی بھی کوشش کریں کہ خود وہ خاتون کیا چاہتی ہے۔

- **لعن طعن سے اجتناب کریں:**

تشدد سے متاثرہ خواتین پر کسی بھی معاملے میں لعن طعن سے اجتناب کریں اور ان کی بات غور سے سنیں تا کہ ان کو اعتماد ہو کہ کوئی ان کا نقطہ نظر سننے والا بھی ہے۔

خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کیلئے بنیادی اقدام

1. کمیونٹی میں ایسی سرگرمیوں کو منعقد کرنے کی اشد ضرورت ہے جن میں لوگوں کو خاص کر خواتین کو آگاہی دی جاسکے۔ مثلاً تشدد کے خلاف بنائے گئے قوانین میں مقامی سطح کی کمیٹیوں/اداروں اور حکومت کی طرف سے بنائے گئے پروٹیکشن سینٹرز کے بارے میں معلومات عام کی جائیں۔
2. خاندان یا علاقے میں کسی قابل اعتماد فرد کی نشاندہی جو ایسے مسائل کو سنے۔
3. قریبی اداروں، کمیٹیوں اور خواتین کے لئے بنائے گئے حفاظتی مراکز سے رابطے کی معلومات۔
4. مسئلہ سنگین ہو تو قریبی پولیس اسٹیشن کو رابطہ کرنے اور ایف۔ آئی۔ آر درج کروانے کے طریقے سے متعلق معلومات کی فراہمی۔

یہ معلوماتی بروشر عکس ریسرچ سینٹر کے پروجیکٹ "بے آواز کی آواز بنا" کے تحت شائع کیا گیا ہے۔
یہ پروجیکٹ "آواز ریسپانس فنڈ" کے تعاون سے خیبر پختونخواہ کے چھ اضلاع میں زیر عمل لایا گیا۔

اعلانِ دستبرداری

اس اشاعت کے مندرجات کی درستگی معلومات کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ مدیر اور ادارہ کسی غیر دانستہ غلطی یا کوتاہیہ کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ بہر حال ادارہ کسی بھی قسم کی درستگی معلومات کی نشان دہی کو سراہا جائے گا تا کہ اس کام کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

تشدد سے متاثرہ خواتین کی آواز بنیں

پاکستانی معاشرے میں صنفی بنیاد پر تشدد کو ایک معمولی بات سمجھا جانے کے پیچھے پدرانہ تصوارت، مذہب اور شریعت کی غلط تشریحات اور عورتوں کا اس ظلم کو خاموشی سے برداشت کرنا جیسے عوامل شامل ہیں۔ قوانین بنانے اور پھر ان پر عمل درآمد کروانے میں سستی اور ساتھ ساتھ متاثرہ لوگوں کا قوانین اور حقوق سے متعلق شعور نہ ہونا بھی تشدد کے واقعات کی روک تھام میں منفی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پچھلے کچھ عرصے میں پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خلاف موثر طور پر قانون سازی ہوئی ہے۔ ان قوانین کا اطلاق ملک کے تمام صوبوں میں ہوتا ہے سوائے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات۔ ذیل میں ان قوانین کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔

عورت مخالف روایات کی روک تھام (قانون فوجداری ترمیمی) ایکٹ، 2011
Prevention of Anti-Women Practices [Criminal Law Amendment] Act, 2011

اس قانون کے مطابق خواتین کے خلاف تین مخصوص جرائم قابل سزا ہیں:

- جبری شادی یا بدلہ صلح میں خاتون کو دینا، دھوکے بازی یا غیر قانونی اسباب کی طرف املاک وراثت سے عورت کو محروم کرنا اور قرآن کے ساتھ شادی کے لیئے مجبور کرنا یا وسائل فراہم کرنا۔
- ان جرائم کی سزاؤں میں تین سے دس سال قید یا پانچ لاکھ روپے جرمانہ کی ادائیگی شامل ہے۔

خواتین کا تحفظ (ترمیمی فوجداری قانون) ایکٹ، 2006
Protection of Women [Criminal Laws Amendment] Act, 2006

- زنا بالجبر کی سزا موت ہے یا کم از کم دس سال سے پچیس سال تک کی قید اور جرمانے کی ادائیگی۔
- اگر دو یا دو سے زائد افراد زنا بالجبر میں ملوث ہیں تو ان تمام کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا ہو گی۔

تیزاب پھینکنے پر قابو پانے اور تیزاب سے متعلق جرائم کی روک تھام کا ایکٹ، 2010
The Acid Control and Acid Crime Prevention Act, 2010

- یہ قانون خواتین کو تیزاب سے نقصان پہنچانے کی صورت میں لاگو ہوتا ہے۔
- قانون اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو ایک سال قید اور کم از کم دس لاکھ روپے جرمانے کی ادائیگی کو بھی لازمی قرار دیتا ہے۔
تیزاب کے غیر قانونی فروخت کنندگان کی بھی اس قانون کے تحت پکڑ ہے۔
- پہلی مرتبہ اس جرم کا ارتکاب کرنے پر ایک سال قید یا ایک لاکھ جرمانہ یا دونوں سزائیں۔
- دوسری مرتبہ یا بار بار اس جرم کا ارتکاب کرنے پر دو سال قید یا دو لاکھ جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

فوجداری قانون (ترمیم) ایکٹ، 2004 [غیرت کے نام پر جرائم سے متعلق]
The Criminal Law [Amendment] Act, 2004 [pertaining to "honour" crimes]

تعزیرات پاکستان میں پہلی بار غیرت کے نام پر قتل کی تعریف شامل کی گئی ہے۔

- قانون میں ترامیم کے بعد ایسے تمام جرائم جو "غیرت" کے نام پر کیے جائیں، ان کی سزا کم از کم تین سال سے دس سال تک قید ہو گی۔

ملازمت کی جگہ پر ہراساں کرنے سے تحفظ کا ایکٹ، 2011
Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010 & Criminal Law [Amendment] Act, 2010 [pertaining to sexual harassment]

- خواتین کو کام کی جگہ پر یا عوامی مقامات پر ہراساں کرنا قابل سزا جرم ہے۔
- ایسا کوئی بھی عمل یا رویہ جو کسی فرد کی ملازمت کی جگہ پر غیر ضروری مداخلت کے زمرے میں آئے یا جارحانہ یا دھمکی آمیز رویے بھی قابل سزا جرم ہیں۔
- ان میں ملامت کرنا، ملازمت میں ترقی روک دینا، جبری ریٹارمنٹ، تبدیلی، ملازمت سے برخاستگی یا مدعی کو 5 لاکھ تک کا جرمانہ ادا کرنا اور 3 سال تک کی قید شامل ہے۔
- قانون، انکوائیری کمیٹی کے فیصلے کے خلاف متاثرہ پارٹی کی شکایت یا اپیل وفاقی یا صوبائی محتسب کے پاس لے جانے کی سہولت فراہم کرتا ہے. جو ملک کے تمام علاقوں میں نافذ العمل ہیں سوائے وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات۔

غگ کی رسم کے خاتمے کا بل، 2013

اس روایت کے تحت کوئی بھی فریق کسی ایک لڑکی کے حوالے سے بلا جواز اعلان کر دیتا ہے کہ یہ لڑکی میرے رشتے میں ہے۔ پھر کوئی بھی اُس لڑکی کا رشتہ نہیں مانگ سکتا۔ ایسے واقعات میں لڑکیوں کی شادیاں نہیں ہوتیں۔

- یہ قابل سزا جرم ہے اور سیکشن 4 کے تحت سات سال قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں مجرم پر لاگو ہو سکتے ہیں۔

خواتین پر تشدد کے واقعات میں میڈیا رپورٹنگ کے لئے ضروری احتیاط

صنفی تشدد کے خلاف آگہی بڑھانے میں میڈیا کے کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر افسوس کہ بیشتر میڈیا غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے عورتوں پر تشدد کی خبر کو گھنونے جرم کی بجائے غربت اور 'روایت' کا رنگ دیتے ہوئے سنسنی خیز طور پر پیش کرتے ہیں اور وہ متاثرہ افراد جو میڈیا کو اپنا حامی تصور کرتے ہوئے میڈیا تک بات پہنچاتے ہیں، آخر میں یہی میڈیا غیر ذمہ دارنہ رپورٹنگ کا ثبوت دیتے ہوئے ان کے لئے سماجی طور پر مشکلات کا باعث بن جاتا ہے۔